السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے ایک حدیث سنی ہے جس میں یہ ہے کہ ایک آدمی نے اپنے سر کے کچھ بالوں کو منڈوا دیا اور کچھ کو چھوڑ دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو اس سے منع کر دیا اور فرمایا کہ سارے سر کو مونڈ دو یا سارے کو چھوڑ دو۔ تو سوال یہ ہے کہ بالوں کا کاٹنا حرام ہے؟ نیز (مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ) کیا یہ مفہوم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سر کے بال کاٹنا یا مونڈنا حرام نہیں ہے بلکہ یہ دونوں صورتیں جائز ہیں اور افضل یہ ہے کہ آدمی عادت کے مطابق عمل کرے بشرطیکہ ہم یہ بات صحیح تسلیم کریں کہ بالوں کا مسئلہ عادت کے تابع ہے سنت تابع نہیں۔ سوال میں جس حدیث کی طرف اشارہ کیا گیا ہے تو وہ حدیث یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جب ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے سر کے کچھ حصے کو مونڈ رکھا تھا اور کچھ کو چھوڑ رکھا تھا تو آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ سارے سر کو مونڈ لے یا سارے کو چھوڑ دے لہذا اگر سر کے بالوں کو مونڈ دیا جائے یا کترا دیا جائے یا تحلیق کیا جائے و تقصیر کے بغیروں ہی چھوڑ دیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ مذکوہ بالا آیت کریمہ کا جو حوالہ دیا گیا ہے تو اس میں اس وعدہ کی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالی نے اپنے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تھا کہ :

لَتَدخُلُنَّ المَسجِدَ الحَرامَ إِن شاءَ اللَّهُ ءامِنينَ مُحَلِّقينَ رُءوسَكُم وَمُقَصِّرينَ ‌ ۲۷ ... سورة الفتح

"اللہ نے چاہا تو تم ہر صورت مسجد حرام میں اپنے سر منڈوا کر اور اپنے بال کتروا کر امن امان سے داخل ہو گے، اس لئے کہ عمرہ کرنے والے کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ اپنے سر کو منڈوا کر اور اپنے بال کتروائے ہاں البتہ دلیل سے یہ ثابت ہے کہ کتروانے کی نسبت بالوں کو منڈوانا افضل ہے۔

ہذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص38